احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے
بدھ 19 ستمبر 2012ء
روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلیفون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 19 ستمبر 2012ء یکم ذیقعد 1433 ہجری 19 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 218

صحت تلفظ کے ساتھ تلاوت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے ایک حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھنا ہمیں اس کے حروف حفظ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی باب ماجاء فی اعراب القرآن و تعلیمہ جزء1 صفحہ 23)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگروال فرماتے ہیں:۔

میں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعود کو دیکھتا آیا ہوں اور سب سے پہلے میں نے آپ کو مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا۔ جبکہ میں بالکل بچہ تھا آپ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح کی (نداء) ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کے لئے بیت الذکر میں جاتے۔ (سیرت المہدی جلد3 ص20)

پھر فرماتے ہیں:۔

آپ بیت الذکر میں فرض نماز ادا کرتے۔ سنتیں اور نوافل مکان پر ہی ادا کرتے تھے عشاء کی نماز کے بعد آپ سو جاتے تھے اور نصف رات کے بعد آپ جاگ پڑتے اور نفل ادا کرتے۔ اس کے بعد قرآن مجید پڑھنا۔ مٹی کا دیا آپ جلاتے تھے۔ تلاوت فجر کی (نداء) تک کرتے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص121)

آپ کے بچپن کے ساتھی لالہ ملاوامل کی گواہی ہے۔

آپ کو قرآن سے بھی خاص عشق تھا۔ آپ ہمیشہ رات کو دو تین بجے کے قریب اٹھتے اور نماز شروع کر دیتے بہت اطمینان سے نماز پڑھ کر پھر قرآن شریف پڑھتے۔ پھر صبح کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو جاتے۔ اس سونے کو آپ نوری ٹھونکا کہتے۔ اس کے بعد سیر کو جاتے اور سیر میں بھی دینی باتوں میں مصروف رہتے۔ (الفضل 24 دسمبر 1935ء ص5)

حضرت مرزا نذیر حسین صاحب ابن حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا آخری تین چار سالوں کے علاوہ پہلے یہ معمول تھا کہ صبح کی نماز بیت مبارک قادیان میں ادا فرما کر حضور گھر میں آتے ہی تلاوت قرآن کریم فرمانا شروع کر دیتے۔ گو تلاوت جلدی جلدی فرماتے لیکن ہر لفظ نہایت صفائی سے سمجھ آتا تھا اور حضور عموماً ٹہل کر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ عموماً ایک سپارہ روزانہ تلاوت فرماتے تھے کبھی کبھی ایک منزل قرآن کی بھی تلاوت فرما لیا کرتے تھے (قرآن کریم کو سات حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ کو منزل کہتے ہیں) خاکسار کا معمول تھا کہ جونہی حضور تلاوت کے لئے قرآن لیتے تو خاکسار بھی قرآن لے کر بیٹھ جاتا اور حضور کی تلاوت کے ساتھ ساتھ تلاوت کرتا جاتا اور اس طرح جو میری تلاوت میں غلطیاں پائی جاتیں ان کو اس وقت درست کر لیتا۔ تلاوت کے بعد حضور سیر کے لئے باہر تشریف لے آتے۔

(ماہنامہ انصاراللہ اکتوبر 1974ء ص30)

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں:

''حضرت مسیح موعود جب کبھی مغرب کی نماز گھر میں پڑھاتے تھے تو اکثر سورہ یوسف کی وہ آیات پڑھتے تھے جس میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ انما اشکوبثی وحزنی الی اللہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی آواز میں بہت سوز اور درد تھا اور آپ کی قراءت لہردار ہوتی تھی۔ (سیرت المہدی جلد اول ص68)

نمایاں اعزاز

مکرم محمد عارف طاہر صاحب مربی سلسلہ کریم نگر فیصل آباد لکھتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیٹی انیلہ عارف نے ایف ایس سی پری میڈیکل میں 1100 میں سے 1004 نمبر لے کر سپیریئر کالج فارویمن سرگودھا میں پہلی اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سرگودھا میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ مورخہ 8 ستمبر کو گریس میرج ہال میں سرگودھا بورڈ کی طرف سے تقسیم تمغہ جات کی تقریب منعقد ہوئی جس میں عزیزہ کے ساتھ والدین کو بلایا گیا۔ اس تقریب میں وزیر زراعت و آب پاشی و ماہی پروری و جنگلات پنجاب جناب ملک احمد علی اولکھ نے عزیزہ کو برونز میڈل عطا کیا جہاں سرگودھا ڈویژن کے محکمہ تعلیم کے بڑے بڑے عہدیداران و پرنسپل صاحبان اور اساتذہ کرام بھی مدعو تھے۔ بعدہ وائس پرنسپل سپیریئر کالج سرگودھا کی معیت میں عزیزہ کو سرگودھا بورڈ سے سپیریئر کالج لے جایا گیا جہاں کالج کی تمام طالبات نے عزیزہ کا استقبال کیا اور انتظامیہ کی طرف سے عزیزہ کے اعزاز میں تقریب منعقد کی گئی۔

باقی صفحہ 8 پر

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن
مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 23 ستمبر 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ : نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

’’لیکچر لدھیانہ‘‘

یہ لیکچر روحانی خزائن جلد20 کے صفحہ نمبر 249 تا298 کل 50 صفحات پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ لیکچر 4 نومبر 1905ء کو بمقام لدھیانہ ہزاروں آدمیوں کی موجوگی میں ارشاد فرمایا۔

آپ نے اس لیکچر میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر فرمایا:۔

(1) ’’میں اس شہر میں 14 برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت اس شہر سے گیا تھا جبکہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجّال کہنے کا بازار گرم تھا...... اور ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہوکر منتشر ہو جائے گی اور اس سلسلہ کا نام نشان مٹ جائے گا چنانچہ اس غرض کیلئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور سارے ہندوستان میں اس فتویٰ کو پھرایا گیا۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اوّل مجھ پر کفر کا فتویٰ اسی شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر مَیں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا...... اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہورہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔‘‘

(2) آپ نے اپنی براہین احمدیہ کے زمانہ کی پیشگوئیاں پیش کیں جن میں لوگوں کے بکثرت آنے اور آپ کے ایک جماعت بن جانے کا ذکر تھا جبکہ اس کتاب کا ریویو خود آپ کے شدید دشمن محمد حسین بٹالوی نے لکھا تھا اور فرمایا کہ: ’’میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کے کسی مفتری کی نظیر دو جس نے 25 برس پیشتر اپنی گمنامی کی حالت میں ایسی پیشگوئیاں کی ہوں۔ اگر کوئی شخص ایسی نظیر پیش کر دے تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ سارا سلسلہ اور کاروبار باطل ہو جائے گا۔‘‘

(3) ’’یہ امر توریت سے بھی ثابت ہے اور قرآن مجید سے بھی۔ پیشگوئیوں کے برابر کوئی معجزہ نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ماموروں کو ان کی پیشگوئیوں سے شناخت کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نشان مقرر کر دیا ہے لَا یُظْھِرُ یعنی اللہ تعالیٰ کے غیب کا کسی پر ظہور نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں پر ہوتا ہے۔‘‘

(4) ’’میں نہایت افسوس اور درد دل سے یہ بات کہتا ہوں کہ قوم نے میری مخالفت میں نہ صرف جلدی کی بلکہ بہت بے دردی بھی کی۔ ...... اور حنفی مذہب کے موافق نص۔ حدیث۔ قیاس دلائل شرعیہ میرے ساتھ تھیں۔‘‘............ ’’کیا میں اور میری جماعت (کلمہ شہادت) نہیں پڑھتی؟ کیا میں نمازیں نہیں پڑھتا یا میرے مرید نہیں پڑھتے؟ کیا ہم رمضان کے روزے نہیں رکھتے؟ اور کیا ہم اُن تمام عقائد کے پابند نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دین حق) کی صورت میں تلقین کئے ہیں؟ مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت .... ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے (-) کو لانا چاہئے۔ مَیں ایک ذرّہ بھی (دین حق) سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں۔‘‘

(5) رسول اکرمؐ کی وفات کا معاملہ اور صحابہؓ کا تمام رسولوں کی وفات پر اجماع اور حضرت حسان بن ثابتؓ کے اشعار کا ذکر۔ اور فرمایا کہ: ’’مرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ نے مر کر دکھا دیا۔ پھر کون ہے جو زندہ رہے یا زندہ رہنے کی آرزو کرے یا کسی اور کے لئے تجویز کرے کہ وہ زندہ رہے؟‘‘

(6) مسیح موعود کے ہاتھ پر (دین حق) کے پھیلنے، دوسرے ادیان پر غالب آنے اور کسر صلیب ہونے اور دجال کے قتل ہونے کی پیشگوئیوں کا ذکر۔

(7) قرآنی آیات اور احادیث سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے دلائل۔

(8) ڈاکٹر مارٹن کلارک کے قتل کے مقدمہ اور کپتان ڈگلس اور منصف اور عادل سلطنت کا ذکر خیر۔ مسٹر ڈوئی، ٹیکس، کرم دین کے مقدمات اور ان سے بریت کا ذکر۔

(9) (دین حق) تلوار سے ہرگز نہیں پھیلا اور اگر تلوار سے پھیلنا ہوتا تو مکی زندگی میں یہ حکم نازل ہوتا۔ پھر فرمایا کہ: ’’خوب یاد رکھو کہ (دین حق) ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور ہدایت اور اس کے ثمرات انوار و برکات اور معجزات سے پھیلا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے عظیم الشان نشانات، آپ کے اخلاق کی پاک تاثیرات نے اسے پھیلایا ہے اور وہ نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہوگئی ہیں بلکہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو مَیں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔‘‘

(10) ’’مَیں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ مَیں مفتری نہیں کذّاب نہیں۔‘‘

(11) پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے (1) ایک وعدہ جس میں خدائے کریم تخلف نہیں کرتا۔ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی (2) وعید: اور وعید کی پیشگوئیاں مشروط ہوتی ہیں۔ جنہیں خدائے رحیم توبہ، استغفار اور رجوع اِلی الحق سے ٹال دیتا ہے۔ کیونکہ رحیم کا تقاضا یہی ہے کہ قابل سزا ٹھہرا کر معاف کر دیتا ہے۔ حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹلنے کا ذکر۔

(12) ’’(دین حق) کے معنے تو یہ تھے کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت میں فنا ہو جاوے اور جس طرح پر ایک بکری کی گردن قصاب کے آگے ہوتی ہے اس طرح پر (-) کی گردن خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے رکھ دی جاوے...... (دین حق) کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوقِ ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔‘‘

(13) حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر اور عیسائیت اور یہودیت کے مقابل (دین حق) کی معتدل تعلیم کا ذکر۔

(14) ’’یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔‘‘ آریہ دہرم، عیسائیت، یہودیت اور اسلام کے گناہ سے پاک ہونے کے طریق کا ذکر۔

(15) ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔

(16) ’’میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ (دین حق) کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہو۔ دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کیلئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو (دین حق) کا مغز اور اصل ہے۔ مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور (-) نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔‘‘

(17) تمثیل کے ذریعہ اپنی سچائی کا بیان۔ حضرت عیسیٰؑ نے حضرت یحیٰؑ کو حضرت الیاسؑ کا دوبارہ آنا قرار دیا اسی طرح آپ کا دوبارہ آنا حضرت مسیح موعود کی شکل میں ہوا۔

(18) ’’تمثیل آخر میں پھر کہتا ہوں کہ میرے نشانات تھوڑے نہیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے نشانوں پر گواہ ہیں اور زندہ ہیں۔ میرے انکار میں جلدی نہ کرو۔ ورنہ مرنے کے بعد کیا جواب دو گے؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا سر پر ہے اور وہ صادق کو صادق ٹھہراتا اور کاذب کو کاذب۔‘‘

مقروض کی خدمت

حضرت ابوقتادہؓ سے ایک شخص نے قرض لیا۔ آپ جب بھی اس سے مقررہ میعاد کے بعد لینے آتے وہ چھپ جاتا۔ ایک دن آپؓ نے اس کے بچے سے پوچھا کہ تمہارا باپ کہاں ہے۔ اس نے کہا گھر میں کھانا کھا رہے ہیں۔ آپؓ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا وجہ ہے میں جب بھی آتا ہوں تم چھپ جاتے ہو۔ اس نے کہا کیا کروں۔ سخت تنگدست ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں کہ قرض ادا کرسکوں۔ حضرت ابوقتادہؓ آبدیدہ ہوگئے اور یہ کہتے ہوئے اسے مزید مہلت دے دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے قرضدار کو مہلت دیتا ہے یا اس کا قرض معاف کر دیتا ہے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(مسند احمد جلد 5 ص308)

ایک دفعہ ایک شخص نے باغ خریدا۔ سوء قسمت! ایسی آفت آئی کہ تمام پھل ضائع ہوگیا۔ اب قیمت کیونکر ادا ہو۔ جب صحابہؓ کے علم میں یہ بات آئی تو انہوں نے ان کی معاونت واعانت کی اور اس طرح قیمت ادا ہوگئی۔

(ابوداؤد کتاب البیوع باب فی وضع الجائحۃ)

اسی طرح حضرت ابوالیسرؓ نے ایک شخص سے قرض لینا تھا اس کے گھر گئے تو اس نے ملنے سے پہلوتہی کی۔ آپؓ نے اسے بلایا اور اس کی وجہ پوچھی۔ تو اس نے کہا کہ تنگدستی کی وجہ سے شرم دامنگیر تھی۔ آپ کہنے لگے۔ جاؤ میں نے تمہارا قرض معاف کیا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے تنگدست کو مہلت دی یا قرض معاف کیا تو وہ قیامت کے دن خدا کے سایہ میں ہوگا۔ (اسد الغابۃ تذکرہ حضرت ابوالیسرؓ)

صحابہ کرامؓ جہاں قرضداروں کا قرض معاف کرکے یا انہیں مہلت دے کر ان کی خدمت کرتے تھے اسی طرح مقروض کی طرف سے قرضہ ادا کر کے بھی ان کی خدمات بجالاتے۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلاں قبیلہ کا کوئی شخص ہے؟ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا بھائی قرض میں ماخوذ ہے۔ اس صحابیؓ نے اس کا کل قرض ادا کر دیا۔

(ابوداؤد کتاب البیوع باب فی التشدید فی الدین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ایک احمدی کی چاہے وہ عورت ہے یا مرد ہے پہلے تو یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عہد نبھائے اور جن شرائطِ بیعت پر ایک عورت اور ایک مرد نے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کا عہد کیا ہے اُن کو پورا کرے۔ اگر اُن شرائط کو پورا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہے

عائلی معاملات میں بہت فکرمندی پیدا کرنے والی صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ خلع اور طلاقوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے

جھوٹ ایک ایسی بنیاد ہے جو رشتوں میں دراڑیں ڈال رہا ہے اور ایک جھوٹ کئی گھروں کو برباد کرنے کا باعث بن جاتا ہے

(قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانے اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بہتری کے لئے تدبیر اور دعا کرنے کی نصائح)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر لجنہ سے خطاب فرمودہ 25/جون 2011ء بمقام کالسروئے (Karlsruhe) جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آغاز میں سورۃ الفرقان کی آیات 72 تا 75 تلاوت کیں اور فرمایا۔

اور جو توبہ کرے اور نیک اعمال بجا لائے تو وہی ہے جو اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد کروائی جاتی ہیں تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اجلاس کے شروع میں بھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ (دین حق) میں کسی گناہ کے کفّارہ کا تصور کسی کی خاطر کفّارہ ادا کرنے یا مرنے سے ادا ہونے کا نہیں ہے۔ بلکہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور وہ اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مختلف عہد جو تم نے کئے ہیں تم اُن سے متعلق پوچھے جاؤ گے۔ فرمایا کہ (بنی اسرائیل: 35) کہ اپنے عہد پورے کرو۔ ہر عہد کے بارے میں یقیناً ایک دن جواب طلبی ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (سورۃ الفاطر: 19) اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی اپنے بوجھ کی طرف بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائے گا خواہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ تُو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو اپنے رب سے اس کے غیب میں ہونے کے باوجود ترساں رہتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے تو اپنے ہی نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی آخری ٹھکانا ہے۔

پس ایک احمدی کی چاہے وہ عورت ہے یا مرد ہے پہلے تو یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عہد نبھائے اور جن شرائطِ بیعت پر ایک عورت اور ایک مرد نے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کا عہد کیا ہے اُن کو پورا کرے۔ اگر اُن شرائط کو پورا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہے۔ اگر ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹنا ہے اور یقیناً ہر احمدی کا یہ ایمان ہے اور ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر تو ایک کھوکھلا دعویٰ ہے اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا کے قریب کرنا اور خدا سے تعلق پیدا کرنا اور خدا کی پہچان کروانا تو پھر ہمیں اُن باتوں کو دیکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو جائے گا کہ تم نے مسیح موعود کو مان لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے اور آپ کے ارشاد کی تعمیل کرنے والے بن گئے یا بن گئی اور اس سے بخشش کے سامان ہو جائیں گے۔ اور یہی خالی خولی بیعت ہمارے گناہوں کا کفّارہ بن جائے گی، یا اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بن جائے گی۔ فرماتا ہے ایسا نہیں ہوگا بلکہ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھرا رکھتے ہوئے اُس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ جیسا کہ اس آیت میں واضح ہے کہ اپنے بوجھ آپ ہی اُٹھانے پڑیں گے۔ اگر کوئی گناہ کرتا ہے، اگر کوئی خدا تعالیٰ کی باتوں پر کان نہیں دھرتا، توجہ نہیں دیتا تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ فرمایا کہ یہاں تک واضح ہو کہ تمہارے بڑے قریبی بھی جو تمہاری خاطر قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ بھی اُس دن کسی کام نہیں آئیں گے بلکہ تمہارے عمل جو تم اللہ تعالیٰ کے خوف سے بجا لاتی رہی ہو، وہ تمہارے کام آئیں گے۔ تمہاری نمازیں جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ادا کی جاتی ہیں وہ تمہارے کام آئیں گی۔ تمہاری اپنے نفس کو ہر غیر اللہ سے پاک رکھنے کی کوششیں تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنیں گی۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک حقیقی (مومن) کے لئے کوئی کفّارہ کا تصور نہیں ہے بلکہ دلوں کی نیکیاں ہیں، پاک عمل ہیں، اللہ تعالیٰ کا غیب میں بھی خوف ہے جو انسانوں کے کام آنے والا ہے، ایک مومن کے کام آنے والا ہے۔

اب غیب کے حوالے سے قرآنِ کریم میں عورت کو کیا نصیحت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (النسآء: 35) پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے تاکید کی ہے۔ غیب میں بھی وہی نیکیوں پر قائم رہ سکتی ہے یا رہ سکتا ہے، وہی شخص فرمانبردار ہو سکتا ہے وہی عورت فرمانبردار ہو سکتی ہے، وہی اپنے اور اپنے خاوندوں کے رازوں کی حفاظت کر سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ پر یقین ہو، اُس کا خوف ہو۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت اُس کے دل میں ہو۔

غیب میں جن چیزوں کی حفاظت کا حکم ہے اُن میں اپنے خاوند کے بچوں کی تربیت کی نگرانی اور اُن کی دیکھ بھال بھی ہے۔ یہ نہیں کہ خاوند گھر سے باہر اپنے کام کے لئے نکلا تو عورت نے بھی اپنا بیگ اُٹھایا اور بچوں کو گھر میں چھوڑا اور اپنی مجلسیں لگانے کے لئے نکل پڑی۔ یا بچوں کی تربیت کی طرف صحیح توجہ نہیں دی۔ ایک بہت بڑی ذمہ داری عورت پر بچوں کی تربیت کی ہے۔ اِس کو پورا نہ کرکے وہ نہ صَالِحَات میں شمار ہوسکتی

ہے، نہ قَـانِتَات میں شمار ہو سکتی ہے، نہ اُس نسل کی حفاظت کا حق ادا کر سکتی ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اُس پر ڈالی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے گھر کی نگران ہے اور اُس کے بارے میں اُس سے پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الاستقراض واداء الدیوان...... باب العبد راع فی مال سیدہ...... حدیث 2409)

اور بچوں کی حفاظت اور تربیت کی بہت بڑی ذمہ داری عورت پر ہے۔ پس ہر احمدی عورت کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ہر لڑکی جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی اور نوجوانی کی عمر کو پہنچی ہوئی ہے اُس کا شمار حَـافِظَات اور فرمانبرداروں میں تب ہوگا جب وہ اپنے تقدس کی حفاظت کر رہی ہوگی۔ گھر سے باہر نکلتے ہوئے اُس کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔ اُس کا لباس اُس کے تقدس کی پہچان ہوگی۔ یہ نہیں کہ مغربی معاشرے سے متاثر ہو کر اپنے لباسوں کو اتار دو۔ اپنے تقدس کا خیال نہ رکھو۔ اپنی حیا کا خیال نہ رکھو۔ نہیں۔ جب یہ چیزیں ہوں گی تبھی آپ صَـالِحَات کہلائیں گی۔ تبھی قَـانِتَات کہلائیں گی۔ تبھی حفاظت کرنے والی کہلائیں گی۔ بیشک ماں باپ، بڑے رشتہ دار یا جماعت کے افراد کسی کو نہیں دیکھ رہے، لیکن ہمیشہ یہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ جو ہر غیب کا علم رکھتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے۔ وہ تمہارے ہر عہد کے بارے میں تم سے پوچھے گا۔ اور ہر احمدی عورت اور مرد نے تقویٰ پر چلنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ورنہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر ایک اپنے بوجھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا اور یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ دنیا کی دولت، مال اسباب یہیں رہ جانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نیک اعمال ہی پیش ہونے ہیں۔ پس توبہ استغفار سے ہمیں اپنے اعمال کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے کہ (-) (الفرقان:72) اور جو توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے وہی ہے جو حقیقی مومن ہوتا ہے۔

پس حقیقی توبہ صرف زبانی توبہ نہیں ہے بلکہ اعمالِ صالحہ کے ساتھ اُس کو سجانے کی ضرورت ہے۔ اب جس نے حقیقی توبہ کی ہے وہ ہمیشہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو سامنے رکھے گی۔ اس لئے کہ یہ بات اُس عمل سے اسے کراہت دلوائے گی، نفرت پیدا کرے گی اور جب کراہت پیدا ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ ہوگی۔ وہ عمل جو خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں کبھی نہ کرنے کا وہ عہد بھی کرے گی۔ پھر بعض لوگ ہیں، بعض عورتیں ہیں اپنی بعض رنجشوں میں مثلاً اُن کی یہ عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں یا کوشش کرتی ہیں۔ دلوں میں کینے اور بُغض پہنچتے رہتے ہیں۔ حقیقی توبہ یہ ہے کہ جن سے رنجشیں ہیں اُن سے نہ صرف صلح کرو بلکہ اُن کے نقصان کا ازالہ کرو اور یہ ازالہ جب توبہ کے ساتھ ہوگا تو وہی نیک عمل ہوگا، وہی عملِ صالح ہوگا۔ بعض خاوند، بیویاں، ساس، بہوئیں، نندیں، بھابھیاں مجھے تو خط لکھ دیتی ہیں کہ ہم سے غلطی ہوگئی اور ہم آئندہ ایسا کریں گی یا نہیں کریں گی لیکن جن کو نقصان پہنچایا ہوتا ہے یا جس کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے، اس سے نہ معافی مانگتی ہیں نہ اظہارِ ندامت کرتی ہیں۔ بہرحال اس طرف عورتوں کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور مردوں کو بھی، کیونکہ مردوں کا بھی یہی حال ہے۔ دنیاوی لالچیں اس طرح غالب آ جاتی ہیں کہ خدا کا خوف بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ ظاہری طور پر تو معذرت بھی کر لیتے ہیں لیکن بُغض اور کینے جیسا کہ میں نے کہا اندر ہی اندر پک رہے ہوتے ہیں اور جب بھی موقع ملے پھر نقصان پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقیقی توبہ کو نیک عمل کے ساتھ مشروط کر دیا ہے، کہ اگر نیک عمل ہوگا تو حقیقی توبہ ہوگی۔ اگر کسی غلطی کا مداوا اور ازالہ ہوگا تو پھر ہی توبہ قبول ہوگی۔ اور جب یہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے لوگ حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے ہیں۔ اس بارے میں اور جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پس ہمیں ایسی توبہ اور استغفار کی ہر وقت تلاش رہنی چاہئے جو حقیقی توبہ ہو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ (-) (طٰہٰ:83) کہ اور یقیناً میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے پھر ہدایت پر قائم رہے۔ اب یہاں فرمایا کہ ہدایت پر قائم رہے۔ پس مزید واضح کر دیا کہ توبہ کے ساتھ عمل صالح ضروری ہے اور یہاں عمل صالح کی مزید ہدایت فرما دی اور تلقین فرما دی کہ کوئی غلط فہمی نہ رہے کہ مَیں نے خود آگے بڑھ کر صلح کر لی ہے بلکہ فرمایا کہ یہ جو ہدایت کا کام تم نے کیا ہے اگر یہ تمہارے نزدیک عملِ صالح ہے تو یہ ایک دفعہ کا عمل نہیں ہے کہ توبہ کر لی اور مَیں نے صلح کر لی اور معافی مانگ لی، بلکہ پھر اس پر ہمیشہ کے لئے قائم بھی رہنا ہے۔ اور ہدایت پر یہ قائم رہنا تمہیں پھر خدا تعالیٰ کا قرب دلائے گا۔

پس دل صاف ہونے کا دعویٰ تبھی قابلِ قبول ہے جب اس پر قائم بھی ہو اور ہدایت پر نہ صرف قائم ہو بلکہ پھر ہر عورت کی، ہر مرد کی، ہر احمدی کی عملِ صالح ایک پہچان بن جائے اور یہ پہچان دوسروں کے لئے بھی سبق اور نمونہ ہو۔ اب ہر کوئی اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھ سکتا ہے۔ کیونکہ اگر حقیقت میں دل کو ٹٹولا جائے تو اپنے ضمیر کا فیصلہ سب سے اچھا فیصلہ ہوتا ہے بشرطیکہ دل صاف ہو، بشرطیکہ خدا تعالیٰ کا خوف ہو کہ کیا میری توبہ حقیقی ہے؟ کیا میرا عملِ صالح اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے؟ اور اگر ہے تو کیا مَیں خالصتاً للہ اب نیکیوں کو اختیار کرنے اور برائیوں کو چھوڑنے پر سختی سے قائم ہوں؟ کچھ عرصے کے بعد جب آدمی جائزہ لیتا ہے تو پتہ لگ جاتا ہے کہ قائم ہوں کہ نہیں ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کا ایک ٹیسٹ ہے جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں، توبہ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہدایت پر قائم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ ٹیسٹ یہ ہے کہ (-) (الفرقان:73) کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ گواہی کے متعلق فرماتا ہے کہ (-) (النساء:136) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔

پس دیکھیں یہ خوبصورت تعلیم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ ہم دنیا کو بتانے کے لئے تو یہ دعوے کرتے رہتے ہیں کہ (دین حق) کی یہ خوبصورت تعلیم ہے اور (دین حق) کی وہ خوبصورت تعلیم ہے اور جماعت احمدیہ دنیا میں انصاف اور محبت کا پرچار کرتی ہے لیکن اگر ہمارے عمل ہمارے قول کے خلاف ہیں تو ہم اپنے نفس کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور دنیا کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ اب یہ بڑا مشکل مسئلہ ہے کہ انسان اپنے خلاف گواہی دے۔ صلح بھی کر لی، توبہ بھی کر لی، عملِ صالح بھی کر لیا لیکن کچھ عرصہ بعد اگر کہیں ایسا موقع آئے کہ جہاں سچ بول کر اپنے خلاف گواہی دینی پڑے تو دل کو ٹٹولیں کہ کیا ہم ایسے ہیں جو سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنے خلاف گواہی دینے والے بنیں گے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ تو جھوٹ بول کر اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اگر اپنے گھروں میں امن قائم کرنا چاہتی ہو یا اپنے معاشرے میں امن قائم کرنا چاہتی ہو تو کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لو یہاں تک کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرو۔ اپنے والدین کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دو۔ اپنے قریبی دوستوں، رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر اس ایک بات کو ہر احمدی عورت اور مرد پلّے باندھ لے تو گھروں کے فساد ختم ہو جائیں۔ قضا میں معاملات آتے ہیں، اکثر میں نے دیکھا ہے، بات کو طول دینے کے لئے اپنے حق میں فیصلے کروانے کے لئے جھوٹ پر بنیاد ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ عورت کی طرف سے بھی اپنے کیس کو مضبوط کرنے کے لئے جھوٹ بولا جا رہا ہوتا ہے اور مرد کی طرف سے بھی اپنے معاملے کو مضبوط کرنے کے لئے جھوٹ بولا جا رہا ہوتا ہے۔ اور پھر وکیل اور مشورہ دینے والے دوسرے لوگ جو اس کام پر مقرر کئے جاتے ہیں، وہ اس پر سونے پر سہاگہ، اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے کہ ہم نے بڑا اچھا کیس لڑا جھوٹ کی ترغیب دلاتے ہیں یا جھوٹے کیس بنا لیتے ہیں یا اپنے پاس سے بھی خود کچھ نہ کچھ add کر لیتے ہیں۔ وکیل تو اپنی برتری اس لئے سمجھتے ہیں کہ اگر یہ کیس ہم جیت گئے تو ہماری بڑی واہ واہ ہو جائے گی اور ہمارا کام چمکے گا۔ گویا انہوں نے یہاں شرک شروع کر دیا اور جھوٹ کو اپنا رازق بنا لیا۔ لوگ کہیں گے بڑا اچھا وکیل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہ ہو تو پھر برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ پس اللہ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی خاطر انصاف کے تقاضے پورے کرو اور اپنی اناؤں کے جال میں نہ پھنسو۔ اگر حقیقت میں ہر احمدی مرد اور عورت اس طرف توجہ دے تو بہت سے مسائل بڑی آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً عائلی معاملات میں بہت فکرمندی پیدا کرنے والی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ آج کل ہر جگہ یہ صورتحال ہے اور جرمنی بھی اس میں شامل ہے۔ آج کل صبر نہیں رہا، حوصلہ نہیں رہا، برداشت نہیں رہی۔ اگر ایک فریق زیادتی کرتا ہے تو دوسرا فریق پھر نہلے پہ دہلا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خلع اور طلاقوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ خوفناک صورتحال ہے۔ یہ ایک جگہ قائم نہیں بلکہ میں نے جائزہ لیا ہے ہر سال خلع اور طلاقوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دونوں فریق کچھ سچ کچھ جھوٹ بول کر اپنا کیس مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر آپس میں بعض غلط بیانیاں کر کے اپنا اعتماد ایک دوسرے کے لئے کھو دیتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا۔ یہ بات میرے لئے قابلِ فکر اس لئے ہے کہ خلع کی تعداد جماعت میں بہت بڑھ رہی ہے اور خلع لڑکیوں کی طرف سے، عورتوں کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا جرمنی میں بھی افسوسناک صورتحال ہے۔ بعض لڑکیاں والدین کے کہنے پر شادی کر لیتی ہیں۔ پہلے سچ بولنے اور حق کہنے کی جرأت نہیں ہوتی اور جب شادی ہو جاتی ہے تو پھر بعض ایسی حرکتیں کرتی ہیں جن سے میاں بیوی میں اعتماد کی کمی ہو جاتی ہے اور پھر لڑائیاں بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ پاکستان سے رشتے کر کے آ جاتی ہیں، جماعتی جائزے نہیں لئے جاتے، رپورٹیں نہیں لی جاتیں۔ پھر کہا جاتا ہے کہ جماعت نے ہماری مدد نہیں کی۔ یہاں سے بعض لڑکے لڑکیوں کو بلا لیتے ہیں، اُن سے زیادتیاں کرتے ہیں اور پھر طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ تو دونوں طرف سے ایک ایسی خوفناک صورتحال پیدا ہو رہی ہے جس کی جماعت کو فکر کرنی چاہئے۔

لڑکیاں بعض دفعہ شادی کے بعد بتاتی ہیں کہ ہمیں یہ رشتہ پسند نہیں ہے۔ ماں باپ نے کہا مجبوری تھی۔ بعض لڑکے بھی شادی کے بعد بتاتے ہیں۔ لڑکوں میں بھی اتنی جرأت نہیں ہے، یا پھر اُن کو پتہ چلتا ہے کہ وہ لڑکے یا لڑکی کہیں اور

involve ہیں یا کسی دوسرے رشتہ کو پسند کرتے ہیں۔ وہ اپنی پسند کے رشتے شروع میں بتا دیں تو کم ازکم دو گھروں کی زندگیاں تو برباد نہ ہوں۔ اور پھر ایسے بھی معاملات ہیں جہاں ماں باپ کو پہلے پتہ ہوتا ہے اور اس خیال سے شادی کروا دیتے ہیں کہ بعد میں ٹھیک ہو جائے گا لیکن یہ ہوتا نہیں ہے۔ لڑکا ہو یا لڑکی ٹھیک تو نہیں ہوتے البتہ دونوں میں سے کسی ایک کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ ایسے بھی ہیں جو پاکستان میں بڑا اچھا کام کرتے ہیں۔ یہاں کی رہنے والی لڑکیاں اُن کے کام چھڑوا کر اُن کو وہاں سے بلوا لیتی ہیں اور یہاں آ کر پھر اُن کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ پھر گھروں میں لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ لڑکیاں تو گھروں سے رخصت ہوا کرتی ہیں، اگر رخصت نہیں ہو سکتیں تو پھر ایسے دور کے مُلکوں میں شادی نہ کریں۔ پھر یہیں یورپ میں رشتے تلاش کریں۔ پھر ایسے بھی لڑکے ہیں جو تعلیم وغیرہ کے بارہ میں جھوٹ بول کر رشتہ کر لیتے ہیں۔ غلط بیانی کرتے ہیں کہ ہماری اتنی تعلیم ہے۔ احمدی لڑکیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ لڑکے نکمّے ہوتے ہیں اور وہ پڑھے لکھے نہیں ہوتے۔ اور جب وہ یہاں آتے ہیں اور ان کی حقیقت کا پتہ لگتا ہے تو پھر رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ جھوٹ ایک ایسی بنیاد ہے جو رشتوں میں دراڑیں ڈال رہا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہوتا ہے۔ پھر پاکستان میں بھی ایسی لڑکیاں ہیں جو یہاں باہر آنے کے لئے رشتے کر لیتی ہیں تو پاکستان سے آنے والی لڑکیاں بھی سوچ سمجھ کر آیا کریں۔ غرض دونوں طرف سے جھوٹ بولا جاتا ہے اور یہ ایک جھوٹ کئی گھروں کو برباد کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا جب مقدمے چلتے ہیں، خلع طلاق کی کارروائی ہوتی ہے تو پھر بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر حق بات بتائی جائے، ایک دوسرے پر اپنے حقوق ثابت کرنے کے لئے غلط الزامات لگائے جاتے ہیں۔ جہیز بری کے مطالبوں کے لئے کہ یہ سامان ہمیں واپس کرو، وہ سامان واپس کرو۔ بعض دفعہ غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض لڑکوں سے بڑی بڑی رقمیں حق مہر رکھوا لیا جاتا ہے کہ کون سا ہم نے لینا ہے۔ یا یہ کہہ دیتی ہیں ہم نے حق مہر معاف کر دیا۔ اگر لینا نہیں تو یہ بھی جھوٹ ہے۔ حق مہر مقرر ہی اس لئے کیا جاتا ہے کہ عورت لے اور یہ عورت کا حق ہے، اُس کو لینا چاہئے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) نے کہا کہ حق مہر میری بیوی نے واپس کر دیا ہے۔ معاف کر دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ جا کے پہلے بیوی کے ہاتھ پر حق مہر رکھو، پھر اگر وہ واپس کرتی ہے تب حق مہر معاف ہوتا ہے۔ نہیں تو نہیں۔ بے چارے کی دو بیویاں تھیں۔ خیر انہوں نے قرض لے کر جا کر جب دونوں کے ہاتھ میں برابر کا حق مہر رکھ دیا اور کہا کہ واپس کر دو، تم معاف کر چکی ہو۔ انہوں نے کہا ہم تو اس لئے معاف کر چکی تھیں کہ ہمارا خیال تھا کہ تمہیں دینے کی طاقت نہیں ہے اور تم نہیں دو گے۔ تو کیونکہ اب تو تم نے دے دیا ہے تو دوڑ جاؤ۔ وہ پھر حضرت مسیح موعود کے پاس آئے تو آپ بڑے ہنسے اور آپ نے کہا ٹھیک ہے، ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 1925ء۔ خطبات محمود جلد 9 صفحہ 217 مطبوعہ ربوہ)

تو حق مہر لینے کے لئے ہوتا ہے، حق مہر معاف کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ اور یہ عورت کا حق ہے کہ لے۔ جنہوں نے معاف کرنا ہے وہ پہلے یہ کہیں کہ ہمارے ہاتھ پر رکھ دو۔ پھر اگر اتنا کھلا دل ہے، حوصلہ ہے تو پھر واپس کر دیں۔

بہر حال جب حق مہر زیادہ رکھوائے جاتے ہیں تو جب خلع طلاق کے فیصلے ہوتے ہیں تو قضا کو یہ اختیار ہے کہ اگر کسی شخص کی حیثیت نہیں ہے اور ناجائز طور پر حق مہر رکھوایا گیا تھا تو اُس حق مہر کو خود مقرر کر دے اور یہ ہوتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو عدالت میں اپنے مفادات لے لیتے ہیں اور لے لیتی ہیں، لڑکیاں بھی اور لڑکے بھی، اور پھر اس کے بعد کہتے ہیں ہمارا شرعی حق یہ بنتا تھا۔ پھر جماعت میں بھی آ جاتے ہیں۔ اگر شرعی حق بنتا تھا تو پھر شرعی حق لو یا قانونی حق لو۔ بعض دفعہ قانونی حق شرعی حق سے زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے بہر حال حق ایک طرف کا ہی لینا چاہئے۔ ظلم جو ہے وہ نہیں ہونا چاہئے۔ ایک فریق پر زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔ نہ لڑکے پر، نہ لڑکی پر۔ پھر اس کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ پس یہ ایسے کراہت والے کام ہیں کہ ان کو دیکھ کر ایک شریف شخص کراہت کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کہتے ہو کہ اے خدا! مجھے معاف کر دے۔ میری برائیوں کو دور کر دے۔ مَیں توبہ کرتا ہوں۔ تو جن باتوں سے توبہ کر رہی ہو یا کر رہے ہو اُس کے مقابلے پر اعمال صالحہ پیش کرو تا کہ سمجھا جائے کہ توبہ حقیقی ہے۔ تم تو اپنے دنیاوی معاملات میں محض دنیاوی فائدے اُٹھانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتے ہو۔ پھر توبہ کیسی؟ طلاق اور خلع اسلام میں گو جائز ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور مکروہ ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیة الطلاق حدیث 2178)

پس ایک مومنہ اور مومن کی شان تو یہ ہے کہ اگر بامر مجبوری ایسی باتوں سے واسطہ پڑ بھی جائے تو پھر انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے، خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے حق بات کہو۔ سچ کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دو، کیونکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

پھر فرماتا ہے (-) (الفرقان: 73) کہ مومن کی یہ شان بھی ہے کہ جب وہ لغو بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ بغیر اُن پر توجہ دیئے گزر جاتے ہیں۔ جب مومن کو چھوٹی چھوٹی دنیاوی باتوں میں الجھا کر نیکیوں سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو ایک مومن ان میں نہیں الجھتا بلکہ صَرفِ نظر کرتے ہوئے وہاں سے گزر جاتا ہے، اپنا پلو بچا کر وہاں سے گزر جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ جھوٹ کے مقابلے میں جھوٹ گھڑے ایک مومن کا جواب ہمیشہ یہ ہوگا کہ یہ کراہت کا کام ہے، گناہ کا کام ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے۔ اور جب یہ رویہ ہو گا تو جھگڑوں میں طُول پیدا نہیں ہوگا، معاشرے میں امن پیدا ہو گا، گھروں میں امن پیدا ہو گا۔ اگر معاملات اس انتہا پر پہنچ چکے ہیں کہ قاضی کے پاس ہیں تو عدالت میں جا کے جو حق بات ہے وہ کہنی چاہئے اور بس اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ ایسے بھی بعض ٹیڑھے قسم کے لوگ ہوتے ہیں کہ قضا میں جب اُن کی تسلی کا فیصلہ نہیں ہوتا تو باہر نکل کر دوسرے فریق کو لڑائی میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ لڑائی ہو اور پھر ایک نیا مقدمہ کر کے اُسے مقدمات میں پھنسایا جائے اور اُس کو طول دیا جائے۔ ایسی صورت میں مومن کو یہی حکم ہے کہ اگر حقیقی مومن ہو تو طرح دے کر گزر جاؤ، کسی طرح بہانہ بنا کر وہاں سے چلے جاؤ، ہٹ جاؤ۔ اگر پھر بھی کوئی باز نہ آئے تو حُکّام سے یا انتظامیہ سے رابطہ کرو لیکن خود سے کسی قسم کی لڑائی میں کسی احمدی کو براہِ راست ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ بعض عورتیں اگر لڑتی نہیں ہیں تو گالی گلوچ بھی کر لیتی ہیں، یہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”جب انسان کسی کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے“ (جب لڑائی ہوگی تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ ایک بولے گا دوسرا بھی بولے گا) ”جیسے مقدمات میں ہوتا ہے“ فرمایا ”اس لئے آرام اس میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ ہی نہ کرو۔ سدّ باب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔ زبان بند رکھو۔ گالیاں دینے والے کے پاس سے گزر جاؤ“۔ (وہ گالیاں دے رہا ہے تو اس کے پاس سے گزر جاؤ) ”گویا سنا ہی نہیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 131 ایڈیشن 2003ء)

اب یہ بہت مشکل کام ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو پھر اپنی طبیعت پر جبر بھی کرنا پڑتا ہے۔ پس اگر دل میں تقویٰ ہے تو پھر یہ تقویٰ انسان کو ناجائز غصہ سے باز رکھتا ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ اُسے غصہ آ جاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کچھ نہ کچھ جواب دو گے۔ لیکن اگر انسان اُس جگہ کھڑا رہے جہاں غصہ دلانے والی حرکات ہو رہی ہیں تو پھر ایک وقت آئے گا کہ غصہ میں خود بخود بھڑک جائے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو غصہ سے بچانے کے لئے ایسی جگہوں سے وقار سے اُٹھ کر چلے جاؤ۔

پھر اللہ تعالیٰ مومن کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ (-) (الفرقان: 74)۔ کہ اور وہ لوگ جب اُن کو اُن کے رب کی ہدایات یاد دلوائی جاتی ہیں تو بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔ جب بھی کوئی حکم اُن کے سامنے اُن کے رب کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے تو اُس کو غور سے سنتے ہیں۔ توبہ کرنا، جھوٹ سے بچنا، لغویات سے بچنا، یہ چند حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احکامات ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے نصیحت کی جاتی ہے اور جن کے بارے میں اس زمانے کے امام اور مسیح و مہدی نے فرمایا کہ جو ان احکام پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پس ہم احمدی کسی دنیاوی فائدے کے لئے احمدی نہیں ہوئے۔ جہاں جماعت پر سختیاں کی جا رہی ہیں وہاں لوگ اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اُن سختیوں کو برداشت کر رہے ہیں تو کیا اس کے مقابلے پر اُن کو کوئی دنیاوی فائدہ بھی مل رہا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس جب ہم دنیاداروں کے ظلم اس لئے سہہ رہے ہیں کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں، پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ اُس آنے والے کی باتوں کی طرف توجہ نہ دیں۔ آپ اپنی جماعت کا ایک معیار دیکھنا چاہتے ہیں جس کی آپ نے بارہا جگہ جگہ پر نصیحت فرمائی ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ:

”سوا اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے“۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پس جب ہم تقویٰ پر چلیں گے تو قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ اُن لوگوں کی طرح نہیں ہوں گے جو ایک کان سے بات سنتے ہیں اور دوسرے سے نکال دیتے ہیں۔

پس اگر ہماری عورتیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم نے ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنا ہے، ہم نے تمام احکامات پر عمل کرنا ہے، ہم نے زمانے کے امام کی نصائح پر عمل کرنا ہے تو ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہیں جو آپ کو نہیں مانتا وہ بہروں اور اندھوں میں شامل ہے۔ لیکن ہم یہ دعویٰ کر کے پھر آپ کی باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ آپ کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیوں کو نہیں ڈھالتے۔ قرآنِ کریم کو اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل نہیں بناتے۔ ہم منہ سے تو بیشک کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو مان لیا ہے لیکن عملی طور پر ہم آپ سے صُمًّا وَّ عُمْیَانًا کا معاملہ کر رہے

ہیں۔ پس یہ بہت فکر کا مقام ہے۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

''تم لوگ جو بیعت میں داخل ہوئے ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ تم نے عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عہد تمہارا اللہ کے ساتھ ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اس عہد پر مضبوط رہنا چاہئے۔ ہر ایک برائی اور شائبہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہئے''۔ ہر برائی سے اور ایسا گناہ جس کا شائبہ بھی ہو کہ یہ گناہ ہے اُس سے اجتناب کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔ فرمایا'' ہماری جماعت کو ایک پاک نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ زبانی لاف گزاف سے کچھ نہیں بنتا جب تک انسان کچھ کرکے نہ دکھائے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 326 مطبوعہ ربوہ)

پس اپنے جائزے لیتے ہوئے یہ معیار قائم کرنے کی ہم کوشش کریں گے تو تبھی ہم اپنے مقصدِ بیعت کو پورا کرنے والے ہوں گے ورنہ غیر اگر آپ کو نہ مان کر صُمًّا وَّ عُمْيَانًا کا اظہار کر رہے ہیں تو ہم ظاہری بیعت کا اظہار کر کے اپنے عمل سے صُمًّا وَّ عُمْيَانًا کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔

پس ہر عورت اور مرد کو دعاؤں اور اپنی عملی حالت میں کوشش کے ساتھ تبدیلی کر کے حقیقی بیعت کنندگان میں شامل ہونے کا نمونہ دکھانا چاہئے تاکہ اُن لوگوں میں شامل ہوں جو نہ صرف اپنی نیک حالتوں کی فکر میں رہتے ہیں بلکہ اُنہیں اپنی نسلوں کی بھلائی کی بھی فکر رہتی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی ہے کہ (-) (سورۃ الفرقان آیت:75) کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

پس یہ دعا جہاں مردوں کے لئے اہم ہے وہاں عورتوں کے لئے بھی اہم ہے کہ ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ اور جب ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ سلوک کی طرف بھی نظر ہو گی۔ ایک دوسرے کی برائیوں سے صرفِ نظر ہو گی اور ایک دوسرے کی خوبیوں کی طرف نظر ہو گی۔ میرے پاس بعض دفعہ نئے جوڑے آتے ہیں کہ نصیحت کریں، اور جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ **آجکل خلع اور طلاق کے حالات بڑے قابلِ فکر حد تک ہیں۔ تو مَیں اُن کو یہی کہتا ہوں کہ ایک دوسرے کی برائیوں سے صَرفِ نظر کرو اور ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھو۔ اب جو شادیاں ہوگئی ہیں تو ان جوڑوں کو، ان رشتوں کو نبھاؤ اور پھر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک** بنائے۔ جب دعاؤں سے اور کوشش سے یہ کر رہے ہو گے تو انشاءاللہ تعالیٰ رشتے بھی کامیاب ہوں گے۔ جب مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں گے تو آئندہ آنے والی نسلیں بھی ماں باپ کے نیک نمونے دیکھ کر ماں باپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی کوشش کریں گی۔ اور جب خدا تعالیٰ کے حضور مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے اور اپنے بچوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کی دعا کر رہے ہوں گے اور نسل میں سے متقی پیدا ہونے کی دعا کر رہے ہوں گے کہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ نیک نسل کی دعا ہی ہے۔ کیونکہ ایک گھرانے کا سربراہ ہی اپنے گھر کا امام ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا تو اس کا مطلب ہے کہ میری نسل میں سے نیک لوگ ہی پیدا کر۔ پس جب مرد یہ دعا مانگ رہا ہوگا تو وہ اپنی بیوی اور بچوں کے متقی ہونے کی دعا مانگ رہا ہو گا۔ جب عورت دعا مانگ رہی ہوگی تو گھر کے نگران کی حیثیت سے وہ اپنے بچوں کے متقی ہونے کے لئے دعا مانگ رہی ہوگی۔ اور جب اس شوق کے ساتھ دعا ہوگی تو پھر اپنے آپ کو بھی تقویٰ پر قائم رکھنے کی کوشش ہو گی اور ایسا گھر پھر جنت کا نظارہ پیش کرنے والا گھر ہو گا جس میں بڑے، بچے، سب خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور پھر ایسے ماں باپ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد یہ بچے اُن کے لئے ثواب کا موجب بھی بن رہے ہوں گے۔ بچوں کی نیک تربیت کا ماں باپ کو ثواب مل رہا ہو گا۔ باپ کو تو ثواب مل رہا ہوگا لیکن ماں کو بھی ثواب مل رہا ہوگا کیونکہ گھر کے نگران کی حیثیت سے ماں ذمہ وار ہے۔ بچوں کی نیکیاں اُن کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بن رہی ہوں گی۔ اور کون مومن ہے جو ایمان کا دعویٰ کرے اور پھر یہ کہے کہ مرنے کے بعد مجھے درجات کی بلندی کی ضرورت نہیں ہے۔ پس یہ دعا ایک ایسی دعا ہے جو نسلوں کے سدھارنے کے بھی کام آتی ہے اور اپنی اصلاح کے بھی کام آتی ہے اور مرنے کے بعد نیک نسل کی دعاؤں اور اعمال کی وجہ سے درجات کی بلندی کے بھی کام آتی ہے۔

اور پھر اس میں مومن کی شان کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ مومن چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی نہیں ہوتا بلکہ ترقی کی منازل کی طرف قدم مارتا ہے۔ اُس کے قدم آگے بڑھتے ہیں۔ متقی خود بھی تقویٰ میں بڑھتا ہے اور اپنی نسل کو بھی تقویٰ میں بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کی تربیت کی فکر میں رہتے ہیں۔ اُن کو دین کے قریب کرتے ہیں۔ اُن میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرتے ہیں اور پھر اپنی حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنی دنیا و عاقبت بھی سنوارتے ہیں۔ پس اس دعا کو بہت شدت سے اور سمجھ کر پڑھنے کی ہر احمدی عورت اور مرد کو ضرورت ہے۔ بہت سے لوگوں کو اولاد سے شکوہ ہوتا ہے کہ اولاد بگڑ گئی۔ اگر نیک تربیت اور دعاؤں کی طرف توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ پھر فضل فرماتا ہے۔ اَولاد کو اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ بگڑنے سے بچاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور اُن کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی دعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیت کو مدّ نظر رکھتے ہیں''۔ (تربیت کے جو مختلف مرتبے ہیں اُن کو بھی مدّ نظر نہیں رکھتے۔ ہر عمر کے لحاظ سے تربیت کے مختلف پہلو ہیں اُن کو سامنے رکھنا چاہئے۔) فرمایا:

''میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562 مطبوعہ ربوہ)

پس اپنی اور اپنی اولادوں کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا یہ طریق ہے جسے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے، جسے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر اگر ہماری عورتیں اس سوچ کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ نسلیں جماعت کا مفید وجود بن کر آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کا بھی ذریعہ بن جائیں گی اور یوں یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور یہی زندہ قوموں کی نشانی ہے کہ اُن کی نیکیاں نسلوں میں بھی جاری رہتی ہیں۔ اُن میں تنزل نہیں آتا بلکہ قدم ترقی کی طرف بڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام عورتوں اور مردوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم شکیل احمد شاہد صاحب

بزرگوں کو آج کے کھانے مزیدار کیوں نہیں لگتے؟

زبان اور ناک میں موجود خلیے ذائقے کی خبر دیتے ہیں

آپ نے اکثر بڑھے بوڑھوں کو یہ کہتے سنا ہوگا کہ آج کل کے کھانوں میں وہ مزے کہاں جو ہمارے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔ آپ کسی بھی بزرگ سے پوچھیں تو تقریباً سبھی کا جواب ایک سا ہوگا۔ کہ آپ لوگوں کو کیا پتہ کہ اصل خوراکیں کیا تھیں۔ بڑی لذیذ، بڑی مزے دار۔ قارئین آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ حقیقت میں آج کے دور کے کھانے پہلے وقتوں سے زیادہ لذیذ ہیں۔ کیونکہ نئے نئے مصالحہ جات مارکیٹ میں آسانی سے دستیاب ہیں۔ کھانا پکانے کے لئے پہلے وقتوں کے مقابل پر گیس اور بجلی کے چولھے ہیں جو جلد کھانا پکا لیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جوں جوں انسان عمر رسیدہ ہوتا ہے، اس کی زبان پر موجود ٹیسٹ بڈز (taste buds) کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ایک عام انسان کی زبان پر دس ہزار کے قریب ٹیسٹ بڈز ہوتے ہیں جو کہ نئے ٹیسٹ بڈز سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب انسان عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے تو اس تبدیلی میں کمی آتی جاتی ہے اور بوڑھوں میں ان کی تعداد قریباً پانچ ہزار کے قریب رہ جاتی ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زبان کے چکھنے کی حس کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اسی لئے آج کل کے کھانے ہمارے بڑوں کو وہ ذائقہ نہیں دیتے۔ کیونکہ ان کی یادداشت میں جو ذائقے محفوظ ہیں وہ اس وقت کے ہوتے ہیں جب ذائقہ یعنی چکھنے کی حس تندرست و توانا ہوتی ہے۔ کھانوں کی لذت میں ان ٹیسٹ بڈز کے علاوہ ناک میں موجود سونگھنے کے خلئے (Olfactory Receptors) بھی لذت کے احساس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جب ہم کھانا چبا رہے ہوتے ہیں تو کھانے میں سے مالیکیولز نکل نکل کر ہوا کے ذریعہ ناک تک پہنچتے ہیں جہاں جا کر یہ Olfactory Receptors کو متحرک کر دیتے ہیں۔ چنانچہ زبان اور ناک میں موجود یہی خلئے ہیں جو دماغ کو بیک وقت کھانے کے ذائقے اور اس کی خوشبو سے متعلق اطلاع دیتے ہیں۔ یوں کوئی کھانا مزے دار یا بے ذائقہ معلوم ہوتا ہے۔ اور دماغ اسے اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیتا ہے۔ جب آپ بیمار پڑتے ہیں یا خاص طور پر آپ کو نزلہ زکام ہوتا ہے تو آپ کے کھانے اسی لئے بے ذائقہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ناک بند ہونے کی وجہ سے کھانے سے نکلنے والے یہ مالیکیولز ناک کے اندر تک نہیں پہنچ پاتے۔ اگر آپ کھانا کھاتے وقت ایک ہاتھ سے ناک کو بند کر لیں تو آپ کو یہ تو علم ہو جائے گا کہ کھانا میٹھا ہے یا کڑوا، مگر اس کا صحیح ذائقہ تب ہی معلوم ہوگا جب ناک اور زبان دونوں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہوں۔ پس اگلی دفعہ ہمیں کھانا کھاتے وقت خدا تعالیٰ کا اس رنگ میں بھی شکر ادا کرنا چاہئے کہ جس نے ہمیں دیگر بہت سی نعمتوں کے علاوہ زبان اور ناک جیسی نعمتوں سے نوازا جن کے بغیر زندگی تقریباً پھیکی ہوتی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اپنے رب کی کس کس نعمت کا شکر ادا کریں گے۔ جس کا فرمان ہے کہ

فبای الا ربکما تکذبان

سوئٹزرلینڈ کا مالی مرکز۔ زیورخ (Zurich)

زیورخ سوئٹزرلینڈ کا سب سے بڑا مالی مرکز، سب سے بڑا شہر اور صنعتی مرکز۔فنون لطیفہ اور دستکاریوں کیلئے دنیا بھر میں مشہور ہے سطح سمندر سے اس کی بلندی 1867 فٹ ہے۔دسمبر 2009ء کے اعدادوشمار کے مطابق اس کی آبادی 365,098 نفوس پر مشتمل ہے۔ایئر پورٹ اور ریلوے سٹیشن سے پندرہ منٹ کی مسافت پر زیورخ شہر واقع ہے۔

یہ مختصر شہر دریائے لیمات (Limmat) کے کنارے آباد ہے۔یہ دریا زیورخ نامی جھیل سے نکل کر شہر کے بیچوں بیچ سے گزرتا ہے۔اس کے اطراف میں گھنے جنگلات ہیں۔یہ بلند وبالا عمارات کا شہر تو نہیں البتہ یہاں باغات اور پارک بکثرت موجود ہیں۔جو اس کی فضا کو آلودہ ہونے سے بچائے رکھتے ہیں۔

1218ء تک یورپی تجارتی راستوں پر شاہی آزاد شہر کی حیثیت مستحکم ہو چکی تھی۔پروٹسٹنٹوں اور کیتھولکوں کی باہمی کشمکش نے اس شہر کو پنپنے کا موقع نہ دیا۔

1531ء میں ان دونوں گروہوں کے مابین کیپل کی جنگ (Battle of Kappel) ہوئی اس میں پروٹسٹنٹوں کا رہنما زونگلی ہلاک ہو گیا۔

کپڑے کی صنعت ہمیشہ اس شہر کے استحکام کا باعث بنی رہی اور 1787ء تک اس شہر کی چوتھائی آبادی کپڑے کے کارخانوں میں کام کرتی تھی۔یہاں اس کے باشندوں نے ریشم بافی، پارچہ بافی اور چمڑے کو رنگنے کا کام شروع کیا۔

1800ء تک اس کی آبادی سترہ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔اس کے بعد زیورخ شہر کو جو ترقی حاصل ہوئی اور جس طرح یہ شہر عالمی نقشے پر ابھر کر سامنے آیا اس کا تمام تر سہرا الفریڈ ایشر (Alfred Escher) ایک زیرک سیاست دان اور فہم وفراست سے مالا مال ماہر مالیات کے سر بندھتا ہے۔انہوں نے زیورخ کی ترقی کے منصوبے بنائے اور انہی کی کوششوں اور شبانہ روز محنت سے یہ شہر عالمی سطح کا مالیاتی مرکز بن گیا۔انہوں نے ہی اس شہر میں پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ قائم کیا۔جو آج بھی دنیا بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ان کے بلند پایہ خیالوں کی وجہ سے انہوں نے زیورخ کو اٹلی کے خوشحال شمالی علاقوں سے ملانے کے لیے ایک سرنگ کی تعمیر کا منصوبہ پیش کیا۔جسے بڑی پذیرائی ملی۔

آہستہ آہستہ زیورخ سوئٹزرلینڈ کا ایک خوش حال ترقی یافتہ اور پرامن شہر بن گیا۔لیکن 1848ء میں اس شہر کی اہمیت کو اس وقت دھچکا لگا جب سوئٹزرلینڈ کا دارالحکومت زیورخ سے برن (Berne) منتقل کروایا گیا۔

یہاں پر بہت سے قابل دید مقامات بھی ہیں جن میں یہ شامل ہیں:

سوئس نیشنل میوزیم

یہ زیورخ ریلوے سٹیشن سے متصل عمارت میں واقع ہے۔اس کا قیام 1898ء میں عمل میں آیا۔یہاں تاریخی اور مصوری شاہ پارے محفوظ کیے گئے ہیں۔شہر کی سیاحت کا آغاز کرنے کے لیے یہ عجائب گھر ایسے سیاحوں کے لیے مثالی جگہ ہے جو سوئٹزرلینڈ کی تاریخ اور اس کے ماضی میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔

بھانوف سٹراسے
Bahnof Strasse

یہ زیورخ کی مصروف ترین شاہراہ ہے۔اس کے دونوں سروں پر ملبوسات اور تحفے تحائف کی پرکشش دکانیں اور عالمی شہرت رکھنے والے بینکوں کے صدر دفاتر بھی ہیں۔ان بینکوں میں روزانہ لاکھوں ڈالر کا کاروبار ہوتا ہے۔جب کہ ان کے تہہ خانوں میں سیف ڈیپازٹس والٹس ہیں۔

ان بینکوں کی راز داری کو بھی عالمی شہرت حاصل ہے۔دنیا بھر میں کرنسی کے بھاؤ میں اتار چڑھاؤ اور قیمتی دھاتوں مثلاً سونے اور پلاٹینم کے سودوں میں زیورخ کے بینکوں کا عمل دخل کسی سے پوشیدہ نہیں۔اس شاہراہ کے بائیں جانب لنڈن ہاف (Linden Hof) شاہراہ ہے۔اس شاہراہ کے دونوں طرف ایسی قدیم اور صاف ستھری عمارتیں آپ کو دیکھنے کو ملیں گی کہ آپ کی طبیعت باغ باغ ہو جائے گی۔

پیسٹا لوزی گارڈنز
(Pesta Lozzi Gardens)

یہ گارڈنز سوئس ماہر تعلیم پیسٹا لوزی کی یاد دلاتے ہیں جن کا مقولہ تھا کہ ہماری تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ دل ودماغ کو متاثر کرتے ہوئے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں پیدا کرے اور ہاتھوں سے محنت کرنے کا جذبہ ابھارے۔تعلیم کو محض تعلیم برائے تعلیم نہیں ہونا چاہئے بلکہ تعلیم بامقصد اور اپنے حالات کے مطابق ہونی چاہئے۔

اسی شاہراہ پر آگے چل کر زیورخ کی خوبصورت ٹراموں کا مرکزی سٹیشن ہے۔

بھورلے کلکشن
(Bhurle Collection)

یہ شہر کے مشرق میں واقع مضافات میں مصوری کے فن پاروں کا ایک نادر ذخیرہ ہے۔یہ فن پارے سوئٹزرلینڈ کے نامور صنعت کار ایمل بھورلے (Emil Buhrle) کی ذاتی ملکیت ہے یہ فن پارے انہوں نے 1934ء سے 1956ء کے درمیانی عرصے میں جمع کیے تھے۔

اوٹل برگ مینار
(Uetli Berg's Minaret)

یہ ایک بلند و بالا مینار ہے کہ جس کے اوپر چڑھ کر زیورخ شہر کا ناقابل فراموش اور دل خوش کن نظارہ کیا جاسکتا ہے۔اس کے قریب ہی زیورخ جھیل ہے جس کے جانب مغرب البیس درے (Albis Pass) کے قریب لینگن برگ (Langen Berg) نامی وائلڈ لائف پارک ہے۔اس پارک میں، ہرن، لومڑیاں، جنگلی سؤروں (Boars) اور دیگر جانوروں کو رکھا گیا ہے۔اور یہاں کے لیے قدرتی ماحول پیدا کر دیا گیا ہے۔

کنستھاؤس عجائب گھر
(Kunsthaus Museum)

یہ شہر کا فنون لطیفہ کا بہترین عجائب گھر ہے۔اس میں جدید یورپ نیز سکینڈے نیویائی مصور ایڈورڈ منچ (Edvard Munch) اور سوئس مجسمہ ساز البرٹو گیا کومیٹی (Alberto Gia Cometti) کے فن پارے بھی نمائش کے لیے رکھے گئے ہیں۔اس میوزیم کے جنوب میں اوپیرا ہاؤس ہے جہاں بہترین عوامی پروگرام اور ڈرامے پیش کیے جاتے ہیں۔

سینٹ پیٹرز چرچ

تیرہویں صدی کے تعمیر شدہ اس چرچ کے تعمیری خدوخال آدمی کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں گرس منسٹر کی عمارت بھی بڑی دلکش اور دیدہ زیب ہے۔

تعلیم

تعلیمی اعتبار سے یہ سوئٹزرلینڈ کا ترقی یافتہ شہر ہے۔یہاں یونیورسٹی کا قیام 1833ء میں عمل میں آیا علاوہ ازیں سوئس فیڈرل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (1855ء) میں بھی ہر قسم کی تکنیکی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

صنعتی

صنعتی اعتبار سے یہ ترقی یافتہ شہر ہے یہاں موٹر گاڑیاں بنانے۔ریڈیو تیار کرنے، گھڑیاں، کاغذ، ریشمی اور اونی مصنوعات تیار کرنے، ادویات بنانے، سیمنٹ اور پھلوں کا جوس تیار کرنے اور آٹا پیسنے کی صنعتیں روز افزوں ہیں۔طباعت اور اشاعت کا کام بھی زوروں پر ہے۔

زیورخ کا ہوائی اڈاہ شہر سے چھ میل کی مسافت پر ہے۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

۞ مکرم جری محبوب صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خاکسار کے والد محترم سرور محمود ثاقب صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت دیوان تحریک جدید کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے آپریشن کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

۞ مکرم مظہر احمد صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ طاہرہ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید اختر صاحب شاہ تاج شوگر ملز عرصہ قریباً ایک سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔اور شیخ زید ہسپتال میں داخل ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

۞ مکرمہ محمودہ منور صاحبہ دارالفتوح شرقی نور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم محمود احمد عاصم صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ بوجہ بیماری کے بہت کمزور ہو گئے ہیں سارے جسم میں درد ہوتی ہے چل نہیں سکتے۔بھوک نہیں لگتی۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

درخواست دعا

مکرم رفعت اللہ ناصر صاحب کارکن نظارت تعلیم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب مقیم لندن کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ان کو ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد ان کی انجیوگرافی کی گئی ہے اور وینٹیلیٹر وغیرہ کے ذریعہ سانس دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دوران انجیوگرافی دل سے خون کی فراہمی درست نہ ہونے کی وجہ سے مختلف اعضاء پر بھی کافی اثر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر اپنا فضل فرماتے ہوئے والد محترم کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عبدالصمد قریشی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عبدالرشید قریشی صاحب کی طبیعت چند روز سے خراب ہے۔ ان دنوں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے CCU میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ از صفحہ 1 اعزاز

میرے مرحوم والد مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف نوکوٹ سندھ بالکل ان پڑھ تھے اور خود ہی احمدیت قبول کی اور ساری زندگی احمدیت کی خاطر قربانیاں دیتے رہے اور ہمارے دلوں میں کوٹ کوٹ کر جماعت کی محبت بھر دی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد کو محض اللہ کے فضل سے نمایاں قربانیوں کی توفیق ملی اور 1998ء کے واقعہ نوکوٹ میں آپ کے چار بیٹوں کو اسیر راہ مولیٰ کے طور پر قربانی کی توفیق ملی اور تقریباً ساڑھے تین سال جیل میں رہے۔ میری بیٹی مریم عارف MBBS کرنے کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہاؤس جاب کر رہی ہیں۔ عزیزم محمد طلحہ خالد MBBS فائنل ایئر کے طالب علم ہیں۔ عزیزم محمد آفاق اسامہ BDS (ڈینٹل سرجن) تھرڈ ایئر کے طالب علم ہیں اور یہ تینوں عزیزان وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ زندگی میں ان خادمان سلسلہ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور افق احمدیت کے روشن ستارے بنائے۔ آمین

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

خبریں

توہین عدالت کیس وزیراعظم کے سوئس حکام کو خط لکھنے کے حوالہ سے سماعت کے دوران وفاقی وزیر قانون نے سپریم کورٹ سے کچھ مہلت مانگی جس پر سپریم کورٹ نے مہلت دیتے ہوئے 25 ستمبر 2012ء کو خط کا ڈرافٹ تیار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ جبکہ آئندہ احکامات تک وزیراعظم کو سپریم کورٹ میں حاضر ہونے کا استثنیٰ دے دیا گیا۔

پنجاب بھر میں شدید بارشیں ربوہ سمیت پنجاب بھر میں بارشوں کا سلسلہ جاری ہے جس سے کئی علاقوں میں صورتحال خراب ہوگئی ہے۔ دریائے چناب اور جہلم میں آئندہ 24 گھنٹوں میں اونچے درجے کے سیلاب کا امکان ہے جبکہ مزید بارشیں سیلاب کا باعث بن سکتی ہیں۔

ریڈار پر نظر نہ آنے والے کروز میزائل حتف 7 بابر کا کامیاب تجربہ پاکستانی سائنسدانوں نے میزائل ٹیکنالوجی میں ایک اور سنگ میل عبور کرلیا اور مقامی طور پر تیار کردہ ریڈار پر نظر نہ آنے والے ملٹی ٹیوب کروز میزائل حتف 7 ''بابر'' کا کامیاب تجربہ کیا جو 700 کلومیٹر کے فاصلے تک اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ بابر کروز میزائل کم بلند سطح سے پرواز کرنے والا میزائل ہے جو زمین اور سمندر میں اپنے ہدف کو درست نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

شالیمار اور ملت ایکسپریس میں تصادم کراچی کے قریب گھگھر پھاٹک سے گزرنے والے ریلوے ٹریک پر شالیمار ایکسپریس نے ملت ایکسپریس کو پیچھے سے ٹکر مار دی۔ جس کے نتیجہ میں 2 بوگیاں تباہ ہوگئیں۔ جبکہ 2 افراد ہلاک اور 100 کے قریب زخمی ہوگئے۔

کرکٹ میچ میں پاکستان کے ہاتھوں بھارت کی شکست پاکستان نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے وارم اپ میچ میں بھارت کو دلچسپ اور سنسنی خیز مقابلے کے بعد پانچ وکٹوں کے نقصان پر 186 رنز کا ہدف 19.1 اوورز میں پورا کرلیا۔ پاکستان کی جیت میں اہم کردار کامران اکمل نے ادا کیا۔

پنجاب میں قیدیوں کو ٹیلی فون کی سہولت فراہم کرنے کا فیصلہ پنجاب کے جیل حکام نے قیدیوں کی بیرونی دنیا سے رابطے کی ضرورت اور جیل اہلکاروں کی ملی بھگت سے غیر قانونی رابطوں کی روک تھام کیلئے صوبہ کی جیلوں میں محدود پیمانے پر فون کی سہولت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

کانٹیکٹ لینز کے استعمال سے اندھے پن کا خطرہ دنیا بھر میں کمزور بینائی کا شکار لاکھوں افراد کانٹیکٹ لینز کا استعمال کرتے ہیں جنہیں ماہرین نے ان کی آنکھوں کیلئے انتہائی خطرناک قرار دے دیا ہے۔ اسکاٹ لینڈ کی ویسٹ سکاٹ لینڈ یونیورسٹی کی ایک طبی تحقیق کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ انفیکشن آنکھ کے کارنیا کو متاثر کرتا ہے جس سے بینائی جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔

کم سن بچوں کی اموات میں کمی بچوں کی فلاح کیلئے اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسف کا کہنا ہے کہ گزشتہ بیس برسوں میں پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کی اموات میں غیر معمولی کمی آئی ہے۔ ادارہ کے اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ برس پانچ برس کے کم عمر کے تقریباً سات لاکھ بچوں کی اموات ہوئیں جبکہ 1990ء میں ایک کروڑ بیس لاکھ ایسے بچوں کی موت ہوئی تھی۔ ان اعداد وشمار کے مطابق 2011ء میں پانچ برس سے کم عمر کے تقریباً انیس ہزار بچے ہر روز ہلاک ہوئے ہیں۔

روسی خاتون نے بوتل کے ڈھکنوں سے اپنے گھر کو انتہائی دلکش انداز میں سجا ڈالا

ایک باصلاحیت روسی خاتون نے استعمال شدہ بوتلوں کے پلاسٹک ڈھکنوں کو ناکارہ شے جان کر پھینکنے کی بجائے انہیں اپنے گھر کی باہری دیواروں پر ترتیب سے یکجا کرتے ہوئے اسے دلکش اور منفرد انداز میں سجا دیا ہے۔ Olga نامی اس ماہر آرٹسٹ نے تقریباً تیس ہزار بوتلوں کے ڈھکنوں کو اپنے جھونپڑی نما گھر کی دیواروں پر اس مہارت سے ترتیب دیا کہ خوبصورت نقش ونگار اور تصاویر ابھر کر سامنے آگئے۔ ماہر مصورہ نے اپنے پاس جمع کئے ہوئے ہزاروں رنگ برنگے پلاسٹک کے چھوٹے بڑے ہر سائز کے ڈھکنوں کو کیلوں کے ذریعے دیواروں پر نصب کیا ہے۔

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جرمنی+بیلجیئم+برطانیہ+امریکہ+کینیڈا+آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں 20 کلو اور اس سے زائد پارسل بھجوانے پر حیرت انگیز کمی
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گول بازار نزد مسلم بینک ربوہ فون: 047-6214955
برانچ: نزد سپر برگر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

ربوہ میں طلوع وغروب 19 ستمبر

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:52
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:12

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشا گولیاں
سیمپل نمونہ فری
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات کے ہمراہ اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
پرانی بیماری مشورہ فیس=/200 روپے
زیر نگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیو فزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688 0300-7705078

Got.Lic# ID.541 IATA
ملکی و غیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels
Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10